Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

| جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ؛ ۱۴ امان ۱۳۵۶ ہش ؛ ۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۵۷ |
|---|---|---|

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

---

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

---

## حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

**حالت بدستور بہت تشویشناک ہے۔ کل بخار بہت تیز رہا سانس میں رکاوٹ کے حملے بھی کئی بار ہوئے نیم بے ہوشی کی حالت ہے۔**

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

## یومِ مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ کا دن جماعتِ احمدیہ میں ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بحکمِ ربانی بیعت لے کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

جملہ جماعتہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ معمول اس دن جلسے منعقد کریں۔ مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔ ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# گناہ سے بچو، نماز ادا کرو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھو

## خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے

"دغا باز آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی، وہ اس کے منہ پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہیں پڑھتا بلکہ خدا تعالیٰ کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہیں کرتا۔ نماز کوئی ایسی شے نہیں ہے بلکہ وہ شے ہے جس میں اھدنا الصراط المستقیم جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا میں بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہیں ان پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے....

اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یجعل لہٗ مخرجًا یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا لیس للانسان الا ما سعٰی۔ دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہیئے۔ جب یہ ہوگا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا۔ اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤں سے اسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۰، ۳۲۱)

---

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ امان ۱۳۵۶ ہش
۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء

# یارِ نہاں میں نہاں ہونے کا عظیم الشان ثمر

خدائی جماعتوں کے افراد کو تکالیف ہی نہیں اُٹھانی پڑتیں بلکہ انہیں مخالفوں کی طرف سے انتہائی دلآزار باتیں بھی سُننا پڑتی ہیں اور اُن پر بھی صبر کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:-

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ○

(المزمل آیت ۱۱)

ترجمہ:- اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا۔

لیکن دلآزار باتوں پر صبر کرنے کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ خدائی جماعت کے افراد دلآزار باتیں سُنکر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں۔ یہ تو صحیح ہے کہ خدائی جماعتوں کے افراد کو گالی کے جواب میں گالی دینے کی اجازت نہیں ہوتی اور نہ وہ اور کوئی بُرا کلمہ اپنی زبان پر لا سکتے ہیں۔ صبر کا بنیادی تقاضہ ہی یہ ہے کہ انسان ضبطِ نفس سے کام لے اور برائی کا بدلہ ہرگز برائی سے نہ دے۔ لیکن ایسے موقعوں پر صبر کرنے میں ضبط نفس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بعض اور باتوں کو بھی شامل فرمایا ہے اور بطور خاص انہیں بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ جب اہلِ کتاب اور دیگر کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے خلاف بد زبانی کا سلسلہ شروع کیا اور دل آزاری کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ضبطِ نفس کے علاوہ ایک اور کام کرنے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور جگہ مخاطب کر کے فرمایا:-

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○ (قٓ آیات ۴۰، ۴۱)

ترجمہ:- پس جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کر اور ہر عبادت کے آخر میں بھی (ایسا ہی کیا کر)۔

ان آیات سے جو خدائی احکام پر مشتمل ہیں ظاہر ہے کہ جب بھی خدائی جماعتوں کے افراد کو مخالفین حق کی طرف سے انتہائی دلآزار باتیں سُننی پڑیں جو بظاہر اُن کی قوّتِ برداشت سے باہر ہوں تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر یعنی ضبطِ نفس سے کام لینے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں پہلے سے بھی زیادہ مشغول ہو جائیں۔ سورج نکلنے سے پہلے بھی وہ اپنے ربّ کی تسبیح کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ سورج ڈوبنے سے پہلے بھی وہ اس کی تسبیح کو لازم پکڑیں اور رات کے وقت بھی جتنی زیادہ تسبیح و تحمید کر سکیں کریں اور ہر نماز کے بعد بھی وہ خاص تعہد کے ساتھ اپنے رب کی بڑائی اور پاکیزگی بیان کریں۔ الغرض دن میں بھی اور رات کو بھی اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکرِ الٰہی میں گزاریں اور غلبۂ حق کے لئے اُس سے دعائیں کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد آیت ۲۹) کے مطابق انہیں اطمینانِ قلب کی دولت میسر آئے گی اور خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ دلآزاری کا مستقل سدِّ باب ہو جائے۔ یہی تعلیم ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام قرآن مجید پر دنیا کو عمل پیرا کرانے کی غرض سے ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔

اسی لئے آپ نے فرمایا ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(دُرِّ ثمین)

ایسے موقعوں پر یارِ نہاں میں نہاں ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مظلوم بندوں کی پشت پناہ بن کر ان کی مدد کے لئے آتا ہے اور عجائب کام دکھلا کر دُنیا پر ثابت کر دکھاتا ہے کہ میں قادر خدا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام یارِ نہاں میں مومنوں کے نہاں ہونے کے عظیم الشان ثمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا ... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے ...." (کشتی نوح)

الغرض مومنوں کو یہ حکم ہے کہ جب مخالفین حق شور و غوغا میں حد سے بڑھ جائیں اور انتہائی دلآزار باتیں کہنے سے بھی دریغ نہ کریں تو وہ ان کی اس دلآزاری کا کوئی جواب نہ دیں بلکہ صبر کا نہایت شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے قادر و توانا خدا کی تسبیح و تحمید میں پہلے سے بھی بڑھ کر تعہد اور شغف کے ساتھ مشغول ہو جائیں اور دن اور رات بکثرت اس کی تسبیح و تقدیس کرنے کو اپنا شعار بنائیں تا وہ اُس میں نہاں ہو کر اُس کی پناہ میں آ جائیں۔ اور جب کوئی خدا کی پناہ میں آ جائے تو اُسے کون گزند پہنچا سکتا ہے۔

---

## نکات

تا چند حریفوں کی طعنہ زنی بے باکی
پوشیدہ نہیں تجھ سے عُشاق کی غمناکی

ہو عشق تو دیتے ہیں اس پیکرِ خاکی کو
انوارِ سماواتی، اندیشۂ افلاکی

اس دہر سے بالاتر اک اور بھی عالم ہے
اُس عالمِ بالا کی بنیاد نہیں خاکی

اے ارض و سما کے نور! کیا تجھ کو خوش آتی ہے
یہ آہِ سحرگاہی یہ آنکھ کی نمناکی

آنکھوں سے رواں آنسو کیا غم کا پتہ دیں گے
کچھ تھاہ نہیں ملتی بہتے ہوئے دریا کی

اک چاکِ گریباں سے کیا عشق کا اندازہ
یہ سینہ شگافی ہے یہ کارِ جگر چاکی

کم کر نہ سکی شوقِ منزل گہِ جاناں کو
صحراؤں کی ویرانی رستے کی خطرناکی

عرفانِ جمالِ دوست فردوس کا حاصل ہے
اے سجدہ گزارِ شب! باقی ہے ہوسناکی

یہ ارض و سما تیرے، پہچان مقام اپنا
اے نورِ محمدؐ تو آفاقی و "لولاکی"

(سعید احمد اعجاز)

# اسلام کی حقیقت

## اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا، ترکِ رضاءِ خویش پئے مرضیٔ خدا

(مسیح موعود)

از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ (جو مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ ہے) نے انسان کا مقصدِ حیات یہ قرار دیا ہے کہ:۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

(سورۃ ذاریات)

یعنی پیدائش انسانی کی یہ غرض ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا کامل عبد بن جائے اور اللہ تعالیٰ کے نقوش اور اس کی صفات سے متصف ہو اور اس کا کامل مظہر ہو۔ فرمایا:۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۔

(بقرہ ع ۱۶)

یعنی انسان کی پیدائش کی غرض وغایت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے بہتر اور احسن رنگ سے اور کونسا رنگ ہو سکتا ہے اور ہم اسی کے عبد اور بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ پہ انسانی مقصد حیات کے ذکر میں فرمایا:۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ (بقرہ ع ۴)

کہ یاد کرو جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ و جانشین یعنی اپنی صفاتِ کاملہ حسنہ کو ظاہر کرنے والا ایک شخص پیدا کرنا چاہتا ہوں حدیث شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ"

(بخاری شریف)

کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پہ پیدا فرمایا تاکہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا کامل مظہر بن جائے۔ بائیبل میں بھی آتا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے آدم کو اپنی شکل پہ پیدا کیا (پیدائش باب ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظہار کے لئے انسان کو چنا گیا ہے۔ کیونکہ وہ مختار کل یعنی آزاد پیدا کیا گیا ہے چاہیے تو اپنی مرضی سے نیکی پہ عمل کرے چاہے تو بدی کا کرے۔

کل مولود یولد علی الفطرۃ۔

ہر انسان اسلامی فطرت پہ پیدا کیا گیا ہے یعنی وہی حقیقی مسلمان کہلا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام پہ کامل فرمانبرداری کرنے والا ہو۔ اسی لئے فرمایا:۔

سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

وہ شخص جو کلمہ طیبہ۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو امت محمدیہ ملت اسلامیہ میں شمار کرتا ہے وہ اصطلاح میں عام مسلمان ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔ (حجرات ع ۲)

یعنی اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں تو کہہ دے کہ تم درحقیقت ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں مومن نہ کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں صحیح طور پہ داخل نہیں ہوا۔ تم اسلام کی حقیقی روح سے غافل ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سوال "الاسلام" کے جواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تعریف یوں فرمائی۔ اسلام یہ ہے کہ تو شہادت دے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تو نماز قائم کرے اور تو زکوٰۃ دے اور تو رمضان کے روزے رکھے اور تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اگر تو اس کی طرف جانے کے راستے کے لحاظ سے استطاعت رکھے

قرآن مجید کی دیگر آیات سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قسم کے مسلمان کا درجہ ایک قسم کے مومن سے بڑا اونچا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ضروریاتِ دین اور اسلام کے حقائق و معارف سے پوری طرح واقف ہو اور روحانی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہو۔ چنانچہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آتا ہے:۔

اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(انعام ع ۲۰)

کہ میں پہلا اور اول مسلمان ہوں۔

"یعنی دنیا کی ابتداء سے آخر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا درجہ کا فنا فی اللہ ہو جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو"

اسی طرح قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں آتا ہے

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(بقرہ ع ۱۶)

یعنی جب ابراہیم سے کہا تو مسلمان ہو جا تو اس نے جواب میں کہا کہ میں رب العالمین خدا کے لئے مسلمان ہوتا ہوں پس اس قسم کے مسلمان کا رتبہ عام مسلمان سے بلند و بالا اور اعلیٰ و ارفع ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمان اور اسلام وغیرہ کے بارہ میں تعلیم دی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا:۔

"ما الاحسان" یعنی وہ اسلام کی حقیقت کیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا:۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

(بخاری شریف)

یعنی اسلام یہ ہے کہ تو اس طور پہ خدا تعالیٰ کی عبادت کر کہ گویا تو اسے (اللہ تعالیٰ کو) دیکھ رہا ہے پس اگر تجھے یہ مقام اور مرتبہ حاصل نہیں ہے تو تو ایسے رنگ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کر کہ گویا خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے لیکن یہ اس سے ادنےٰ درجہ ہے اسلام کا ایسا کامل اور بلند مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو حاصل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کامل متبعین اپنی اپنی قابلیت اور استعداد کے مطابق یہ اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ یعنی وہ اپنا ہر چیز خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں اور ان کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا مرنا جینا خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جو اول المسلمین تھے) کے بارہ میں قرآن مجید میں گواہی دیتا ہے کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(انعام ع ۲۰)

یعنی ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جد و جہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے۔"

اور کامل مسلمانوں کی یہ علامت نماز میں بیان فرمائی ہے

"التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ"

کہ وہ کہتے ہیں کہ ہماری تمام قسم کی زبانی عبادتیں اللہ تبارک تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہماری بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہماری تمام قسم کی مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور التحیات کی دعا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی آیات سکھایا کرتے تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقت اسلام بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ لغتِ عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ

"بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسکے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا کا ہو جائے۔

"اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے جو عند اللہ مستحق اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کسی کا خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اسکی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اسکی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اسکی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تام سر پر اٹھا لیا جاوے۔ ... دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اس وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی اطاعت اسی طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اسکی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہئے غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرے اور اسی کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے

اور خلق کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے

مگر یہ للّٰہی وقف محض اسی صورت میں اسم بامسمیٰ ہو گی کہ جب تمام اعضاء قلبیہ اطاعت کے ڈھنگ سے ایسے رنگ پذیر ہو جائیں کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہے جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعال الٰہیہ ظہور پذیر ہوتے ہیں ...... یہ عظیم الشان للّٰہی طاعت و خدمت جو پیار اور محبت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیت تامہ سے بھری ہوئی ہے۔ یہی اسلام اور اسلام کی حقیقت اور اس کا لب لباب ہے جو نفس اور خلق اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷ تا ۶۲)

## حقیقتِ اسلام حاصل کرنیکے وسائل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اگرچہ قرآن کریم نے حقیقت اسلامیہ کی تحصیل کے لئے بہت سے دلائل بیان فرمائے ہیں مگر درحقیقت ان سب کا مآل دو قسم پر ہی جا ٹھہرتا ہے اول یہ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی مالکیت تامہ اور اس قدرت تامہ اور حکومت تامہ اور اسکے علم تام اور اس کے حساب تام اور نیز اس کے واحد لاشریک و حی و قیوم اور حاضر و ناظر و الا اقتدار اور ازلی ابدی ہونے میں اور اسکی تمام قوتوں اور قدرتوں جیسے جلال اور کمال کے ساتھ یگانہ ہونے میں پورا اور یقینی علم حاصل ہو جائے یہاں تک کہ ہر ایک ذرہ اپنے وجود اور اپنے تمام عالم کے وجود کا اسکے تصرف اور حکم میں دکھائی دے اور هو القاهر فوق عبادہ کی تصویر سامنے نظر آجاوے اور نقش راسخ بیدہ ملکوت السموات والارض کا جلی قلم کے ساتھ دل میں لکھا جائے یہاں تک کہ اس کی عظمت اور ہیبت اور کبریائی تمام نفسانی جذبات کو اپنی قہری شعاعوں سے مضمحل اور [illegible] کر کے ان کی جگہ لے لے اور ایک دائمی رعب اپنے دل پر جا دیوے۔

دوم یہ کہ اللہ جلشانہ کے حسن و احسان پر اطلاع وافر پیدا کرے کیونکہ کامل درجہ کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے اور اللہ جلشانہ کا حسن اس کی ذات اور صفات کی خوبیاں یہ ہیں کہ وہ خیر محض ہے اور مبداء ہے جمیع فیضوں کا اور مصدر ہے تمام خیرات کا اور جامع ہے تمام کمالات کا اور مرجع ہے ہر ایک امر کا ..... "دونوں قسم کے وسائل جن پر حقیقت اسلامیہ کا حاصل ہونا موقوف ہے۔ قرآن کریم میں ان دونوں وسیلوں کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا الجزو نمبر ۲۲۔ سورۃ الفاطر یعنی اللہ جلشانہ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم کامل رکھتے ہیں خشیت اور اسلام درحقیقت اپنے مفہوم کے رو سے ایک ہی چیز ہیں کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم اسلام کے مفہوم کو مستلزم ہے ...... غرض علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصول حقیقت اسلام کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم و صلوٰۃ اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عز اسمہ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم و صلوٰۃ بجا لاوے یا دعا کرے یا خیرات کی طرف مشغول ہو ......

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضلع جھنگ میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا انعقاد

ضلع جھنگ کے چھ اہم مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کئے گئے۔ ۲-۳ اور ۴ مارچ کو مختلف جلسوں سے علماء سلسلہ نے خطاب کیا اور سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مساجد پر چراغاں کیا گیا اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ عید میلاد النبیؐ کے اس مبارک موقعہ پر جماعت احمدیہ نے نہایت عقیدت اور احترام سے اور پورے جوش و خروش اور عشق و محبت کا اظہار کرتے ہوئے جلسے منعقد کئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مندرجہ ذیل مقامات پر جلسوں کا انعقاد ہوا۔

## (۱) لگی نو تحصیل شورکوٹ:-

مورخہ ۲ مارچ مسجد احمدیہ لگی نو تحصیل شورکوٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ یہ جلسہ بعد نماز عشاء ۷½ بجے شروع ہوا اور ۱۱ بجے اختتام پذیر ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ۔ — مکرم احمد علی صاحب قائد مجلس چک ۹۷/۴ ج-ب
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین — " نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ۔
(۳) اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم — " مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
(۴) مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — " مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔

ان بصیرت افروز تقاریر کے دوران مکرم محمود احمد صاحب مکرم رانا عبد الحکیم صاحب اور مکرم رانا عبد الشکور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس اڑھائی گھنٹے کی کارروائی کے بعد دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

## (۲) شورکوٹ کینٹ:-

مورخہ ۳ مارچ ۹½ بجے صبح مکرم چوہدری نثار احمد صاحب S.D.O کے مکان پر جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ — مکرم نصر اللہ بھٹی صاحب
(۲) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — " محمد احمد صاحب ضیاء
(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال — " نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ ضلع جھنگ
(۴) محسنِ اعظمؐ — " مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ — " مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔

تقاریر کے دوران مکرم محمد رفیق صاحب اور مکرم خالد رشید صاحب نے منظوم کلام پیش کیا اور دو اطفال عزیزان نصیر احمد اور محمد ابراہیم نے بھی تقاریر کیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اجلاس پونے بارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس خوشی کی تقریب پر احباب جماعت میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

## (۳) چک ۹۷/۴ ج-ب تحصیل شورکوٹ:-

مورخہ ۳ مارچ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ چک ۹۷/۴ ج-ب میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ پونے نو بجے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اجلاس میں رانا عبد الحکیم صاحب اور چوہدری نصیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام در مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے سنایا۔ مندرجہ ذیل عناوین پر نہایت بصیرت افروز تقاریر ہوئیں:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام — مکرم احمد علی صاحب قائد مقامی
(۲) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — " نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ ضلع جھنگ
(۳) مقام محمدیت — " مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
(۴) فیضانِ نبوت محمدیہ — " مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔

اجلاس کی کارروائی ۱۱ بجے تک جاری رہی جس کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

## (۴) جھنگ صدر:-

مورخہ ۴ مارچ بعد نماز جمعہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں زیر صدارت مکرم امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے "مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ یہ نہایت بصیرت افروز خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد دعا ہوئی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس سے قبل مورخہ ۳ مارچ کو بھی بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں مقامی دوستوں نے تقاریر کیں۔ ہر دو جلسوں میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کیلئے پردہ کا انتظام تھا۔

## (۵) چنڈ بھروانہ:-

چنڈ بھروانہ کے قریب و جوار کی جماعت ہائے احمدیہ کا ایک مشترکہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم چنڈ بھروانہ (بمقام چاہ نڈیانہ مسجد احمدیہ) میں بعد نماز جمعہ ۳½ بجے منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ سیرت کے موضوع پر مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:-

(۱) مقام محمدیت — مکرم نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ — " مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

اجلاس میں مکرم مولوی محمد علی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم محمد اسحاق صاحب نے منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ پانچ بجے دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

## (۶) جھنگ شہر:-

مورخہ ۴ مارچ کو بعد نماز عشاء جھنگ شہر میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل تین تقاریر ہوئیں:-

(۱) محسنِ انسانیت — مکرم نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ ضلع جھنگ
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف — " مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
(۳) مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — " مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی۔

اجلاس ۹ بجے شروع ہو کر ۱۱ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ جماعت احمدیہ کے یہ تمام جلسے نہایت کامیاب رہے اور احباب نے نہایت ذوق و شوق سے ان میں حصہ لیا اور اپنے آقا محسن سید الانبیاء والاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گہرے جذبات عشق و محبت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (نامہ نگار)

# دعائے نعم البدل

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ زوجہ مکرم راجہ سعید احمد صاحب ایم۔اے ایل ایل بی آف کراچی کا نوزائیدہ بچہ ۱۱ فروری ۷۸ء کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(تنویر احمد متعلم ایم۔ایس۔سی آنرز۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور)

## درخواست ہائے دعا

۱- عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہوں ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق خان ریلوے کالونی۔ دھوبی گھاٹ۔ چاہ میراں۔ لاہور)

۲- مجھ پر دوبار ملیریا کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے روزمرہ کا کام سرانجام دینا مشکل معلوم ہوتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

(ریاض احمد صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی)

حیوانات
آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی ایگل الکبیرون کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں
[illegible] کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر [illegible]) گولبازار ربوہ فون ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# ایمان و عرفان میں اضافہ کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے انعامات اور احسانات پر غور کرنا ضروری ہے

## ہر وقت خدا تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرتے رہو اور اپنی غلطیوں کو چھوڑنے کی کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ عید الفطر فرمودہ یکم شوال ۱۳۱۶ھ میں فرمایا:

"انسان خوب مطالعہ کرے کہ اسلام سے بڑھ کر نعمت اور عزت و شرافت کا موجب اور کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے خلیفہ بنانے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ خلیفہ دلائل سے نہیں، آدمیوں کے انتخاب سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی تائید اور نصرت اور طاقت سے بنیں گے۔ اب اس زمانہ کے منعم علیہ پر غور کرو۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ منصوبہ باز اور مشرب ہے۔ عبادت میں سست ہے؟ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ایک عابد اور موحد خدا کا پرستار کہلانے والا ممکن ہے ریاکار ہو مگر خدا تعالیٰ اس کے خلوص نیت اور صدق کو اپنی تائیدات اور نصرتوں سے ثابت کر رہا ہے پھر یہ خیال ہو سکتا ہے کہ خوف کے وقت ہی وہ پرستار الٰہی ہو۔ نہیں، نہیں!! جبکہ خوف امن سے بدل جاتا ہے وہ اس وقت بھی سچا پرستار رہتا ہے۔

الغرض ایمان بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے انعام پر غور کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان، عقائد، اعمال، معاملات کے لحاظ سے بے نظیر نعمت اسلام ہے اور پھر مسلمانوں میں سے وہ فرقہ جو خلفاء اللہ کے سلسلے کو مانتا ہے اُن سے بڑھ کر نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن سے بڑھ کر کوئی مؤید من اللہ نہیں۔

انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اُس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں اُن الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" بڑی ذمہ داری کا وعدہ ہے یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں۔ بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے خلاف کرنیوالا منافق ہوتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کر کے مومن اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے وَاتَّقُوْا يَوْمًا۔ ایک وقت آتا ہے کوئی دوست آشنا اپنا بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اُس کی بیماری کو نہیں بٹا سکتے۔ یہ نمونہ ہے اس بات کا کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سفارش اور جرمانہ کام نہیں آتا اس لئے اُس دن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کر کے محبتِ الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" رنج و راحت عُسر یُسر میں قدم آگے بڑھائیں گے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے۔ پھر کہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ جھوٹ اور وعدوں کی خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدّل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اس سے بچائے اور صدق اخلاص اور اعمالِ حسنہ کی توفیق دے۔ آمین"

(الحکم قادیان جلد ۳ نمبر ۷ مورخہ ۳؍مارچ ۱۸۹۹ء)

### درخواستِ دعا

مکرم حاجی محمد رمضان صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ویسے اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

## اعزازی معلمین کی تیسری کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب اعزازی وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلا معاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری دینی تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کلاس اکتوبر سے شروع ہو کر دسمبر کے آخر میں ختم ہوئی اور دوسری کلاس جنوری ۱۹۷۷ء سے شروع ہے جو آخر مارچ تک رہے گی۔ تیسری سہ ماہی کلاس انشاء اللہ اپریل میں شوریٰ کے معاً بعد شروع ہوگی۔

مربیانِ کرام اور امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں بمع کوائف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اپنے ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ کلاس میں شامل ہونیوالے متعلمین تیار ہو کر مشاورت پر ہی تشریف لے آئیں تاکہ اسکے معاً بعد وہ کلاس میں شامل ہو سکیں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

## زیور کی زکوٰۃ کے لئے تاکیدی ارشاد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (کتاب الزکوٰۃ۔ الفصل الثانی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے اس لئے نظارت ہذا اُن بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ ازراہِ کرم جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے اور ناراضگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

### پروگرام سیمینار منعقدہ جامعہ احمدیہ

۱۵؍مارچ بروز منگل ساڑھے چار بجے شام

| | |
|---|---|
| ہالینڈ کے عمومی حالات | از قلم مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ |
| سوئٹزرلینڈ کے عمومی حالات | مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر |
| سکنڈے نیوین ممالک کے حالات | " منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن |
| جرمنی کے عمومی حالات | از قلم مکرم حمید علی صاحب ظفر مبلغ جرمنی |
| اختتامی خطاب | صدر اجلاس |

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ منیجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ